بیوی، بہن اور ماں کی حیثیت میں چار بار حقوق وراثت دیتا ہے وہ انھیں ایک متاع گراں مایہ کی طرح پردے میں چھپا کر رکھتا ہے جب کہ تہذیبِ فرنگ تجارت چمکانے کیلئے ذریعہ اشتہار بناتی ہے۔

ہم چودھری شجاعت اور میر ظفر اللہ اور فاروق لغاری جیسے ممبران پارلیمنٹ سے امید رکھتے ہیں کہ وہ آگے بڑھیں گے اور اس بل میں وہ ساری ترامیم کرائیں گے جو جمعیت مشائخ پاکستان علمائے دیوبند و بریلوی واہل حدیث اور ایم۔ایم اے نے پیش کی ہیں۔ یہ بل اللہ کے غضب کو دعوت دے رہا ہے۔ اور اگر یہ ذمہ دار حضرات خاموش رہے تو خدانخواستہ جناب زیڈ۔اے بھٹو مرحوم اور جناب ضیا الحق کی دستوری وآئینی خدماتِ اسلام پر خط تنسیخ کھینچنے کی کالک بھی اسی پارلیمنٹ کے چہرے پر لگنے والی ہے۔ یہ فیلر ہے۔ امریکہ دور بیٹھا ہمارے ردعمل کو دیکھ رہا ہے اگر آپ جیسے لوگ اب خاموش رہے تو آئندہ ہونے والی دستوری ترامیم پر آپ کی بے بسی نوشتہ دیوار ہے۔ (وما علینا الا البلاغ)

ممتاز علمی شخصیت مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری کا سانحہ ارتحال

عالم اسلام کی عظیم علمی شخصیت، ممتاز محقق اور عالمی ایوارڈ یافتہ کتاب سیرۃ ''الرحیق المختوم'' کے مصنف بھارت کے مشہور مبارکپوری علمی خاندان کے چشم وچراغ مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری اپنے آبائی علاقے ضلع اعظم گڑھ (انڈیا) میں انتقال کرگئے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) ان کی عمر 63 سال تھی۔ وہ گذشتہ کئی برسوں سے سعودی عرب کے سرکاری ریسرچ اداروں، دارالسلام اور الریاض میں اپنی علمی وتحقیقی خدمات انجام دے رہے تھے۔ وہ طویل عرصے سے بیمار تھے اور فالج کے مریض تھے۔ وہ مرکزی جمعیت اہل حدیث بھارت کے سابق امیر تھے۔ وہ 1942ء کے وسط میں مبارکپور میں پیدا ہوئے۔ وہ پچاس کے قریب کتب کے مصنف تھے۔ ان کی سب سے زیادہ شہرت پانے والی کتاب سیرۃ کے موضوع پر ''الرحیق المختوم'' تھی جسے رابطہ عالم اسلامی کے زیر اہتمام سیرۃ النبی ﷺ کے موضوع پر منعقدہ عالمی مقابلہ میں اول انعام ملا۔ سعودی عرب میں ان کی غائبانہ نماز جنازہ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، ریاض اور جدہ میں ادا کی گئی۔

جامعہ میں ان کی وفات کی خبر اساتذہ اور طلبہ نے بڑے غم وافسوس کے ساتھ سنی، رئیس الجامعہ نے مرکزی جامع مسجد چوک اہل حدیث میں خطبہ جمعہ کے اجتماع میں ان کی علمی اور تحقیقی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے انہیں شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔ اور کہا ہے کہ ان کی علمی، دینی اور تصنیفی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ وہ مسلم امہ کا عظیم سرمایہ تھے۔ نماز جمعہ کے بعد ان کی غائبانہ نماز جنازہ بڑے خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کی گئی۔